IB DIPLOMA PROGRAMME
PROGRAMME DU DIPLÔME DU BI
PROGRAMA DEL DIPLOMA DEL BI

22050327

URDU A1 – STANDARD LEVEL – PAPER 1
OURDOU A1 – NIVEAU MOYEN – ÉPREUVE 1
URDU A1 – NIVEL MEDIO – PRUEBA 1

Tuesday 3 May 2005 (morning)
Mardi 3 mai 2005 (matin)
Martes 3 de mayo de 2005 (mañana)

1 hour 30 minutes / 1 heure 30 minutes / 1 hora 30 minutos

INSTRUCTIONS TO CANDIDATES

- Do not open this examination paper until instructed to do so.
- Write a commentary on one passage only. It is not compulsory for you to respond directly to the guiding questions provided. However, you may use them if you wish.

INSTRUCTIONS DESTINÉES AUX CANDIDATS

- N'ouvrez pas cette épreuve avant d'y être autorisé(e).
- Rédigez un commentaire sur un seul des passages. Le commentaire ne doit pas nécessairement répondre aux questions d'orientation fournies. Vous pouvez toutefois les utiliser si vous le désirez.

INSTRUCCIONES PARA LOS ALUMNOS

- No abra esta prueba hasta que se lo autoricen.
- Escriba un comentario sobre un solo fragmento. No es obligatorio responder directamente a las preguntas que se ofrecen a modo de guía. Sin embargo, puede usarlas si lo desea.

صرف ایک اقتباس کی تشریح کیجیے۔ یہ ضروری نہیں کہ دیے گئے سوالات کے جواب تحریر کیے جائیں۔ پھر بھی آپ چاہیں تو انھیں استعمال کر سکتے ہیں۔

۱۔(ا)

تاریخ میں صاحبانِ قلم نے فن اور بالخصوص ادب کے حوالے سے مختلف زمانوں میں مختلف باتیں کہی ہیں۔ ادب کے بارے میں بے شمار نظریے اور تحریکیں عالمی تاریخ کا بھی حصہ ہیں، ہماری زندگی کا بھی حصہ ہیں اور انھوں نے ہماری تحریروں کو بھی متاثر کیا ہے۔ ان میں سے بعض نظریے اور تحریکیں ایک دوسرے کی تردید و تنسیخ کا دعویٰ بھی کرتی ہیں اور بعض ایک دوسرے کو تقویت بھی پہنچاتی ہیں۔ کسی بڑے سے بڑے شاعر سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے تخلیق کار تک سب کسی نہ کسی سطح پر اپنے لیے کوئی نہ کوئی نظریۂ حیات یا عالمی نقطۂ نظر ضرور رکھتے ہیں اور اُن کا جہانِ ادب بھی اسی جہاں بینی کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔

میرے نزدیک جو فن دنیا کی سچائیوں کو بیان کرنے اور اس کو خوب صورت دیکھنے اور انفس و آفاق کے درمیان پھیلی ہوئی اس کائنات میں بکھری ہوئی سچائیوں کی نشان دہی کرنے، فرد اور اجتماع دونوں کے قلب و ذہن میں پڑی ہوئی گرہوں کو کھولنے، ظلم اور زیادتی اور جبر کی طاقتوں کے خلاف صف آرا ہونے اور عادلانہ معاشرے کے قیام کے لیے جدوجہد میں اعانت نہیں کرتا، وہ فن میرے نزدیک معیاری فن نہیں ہے۔

دنیا کے عظیم شاعروں کی کوئی بھی فہرست آپ ترتیب دیں، وہ شاعر کسی بھی زبان کا ہو، کسی بھی زمانے کا ہو، کسی بھی زمین کا ہو، کسی بھی نظریے کا ہو، ان میں کچھ باتیں مشترک ہوتی ہیں اور وہ یہ کہ وہ حسن و خیر کی آفاقی انسانی اقدار کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اپنی زمین اور اپنی زبان اور اپنے زمانے سے جڑے رہتے ہیں اور جڑے رہنے کے باوجود وہ اس سے بلند تر بھی ہوتے ہیں۔ دوسری زبانوں اور زمانوں اور معاشروں میں بھی ان کی عظمتوں کو سلام کیا جاتا ہے۔ ہومر، درجل، بودلیئر، ملارمے، کالی داس، گوئٹے، والمیکی، ملٹن، نرودا، ایلیٹ، مایاکافسکی، رومی، زہیر، امراؤالقیس، غالب، اقبال یہ سب اپنے اپنے زمانوں اور زبانوں کے عظیم شاعر ہیں، یہ سب اپنے اپنے معاشروں اور زبانوں سے جڑے ہوئے ہیں، مگر کچھ مشترک اوصاف ایسے ہیں کہ جن کی عالمی سطح پر تعظیم کی جاتی ہے۔

کوئی شخص مقامی ہوئے بغیر آفاقی ہو سکتا ہے، مجھے اس کے ماننے میں بھی تامل ہے، وہی صاحبانِ قلم معزز اور محترم ٹھہرتے ہیں جن کی جڑیں اپنی زمین اور اس کے بسنے والوں کے ساتھ راسخ ہیں۔ یہ وہ شاعر ہیں جن کا پورا عہد اور ان کے عہد کی سچائیاں ان کے ایک ایک لفظ میں گونجتی ہیں۔ ان کے خواب، ان کی اُمنگیں، ان کی آرزوئیں، ان کی محبتیں، ان کے موسم، ان کے اردگرد بکھری ہوئی پوری کی پوری زندگی ان کی شاعری میں نظر آتی ہے۔ میں لفظ کو تبدیلی کا بہت موثر ذریعہ سمجھتا ہوں۔ کسی پاکستانی کو اس حقیقت کے ادراک میں کیا زحمت ہو سکتی ہے کہ اس ملک کی بنیاد کا تصور دینے کا فریضہ ایک ایسے شخص نے ادا کیا تھا جو مفکر، مصلح اور سیاست دان تو تھا ہی، شاعر بھی تھا۔

دراصل ادب کی دنیا بھی ایک آرٹ گیلری کی طرح ہوتی ہے۔اس میں سب تصویریں ایک جیسی نہیں ہوتیں۔نہ سب کا اسلوب ایک ہوتا ہے، نہ سب کے رنگ ایک ہوتے ہیں، نہ سب کے فن کے اظہار کی صورتیں ایک ہوتی ہیں۔منی ایچر پینٹنگ سے لے کر میورلز تک آرٹ کی دنیا میں عبدالرحمٰن چغتائی کا رنگ الگ ہے، شاکر علی اپنی طرح سے پینٹ کرتے ہیں، علی امام کی دنیا دوسری ہے، استاد اللہ بخش کا طریقہ کچھ اور ہے، صادقین کسی اور راستوں کے راہی ہیں، وغیرہ وغیرہ۔آپ ان سب سے یہ مطالبہ نہیں کر سکتے کہ وہ ایک ہی طرح سے اور ایک ہی طرح کی تصویریں بنائیں۔یہی صورت شاعری کی بھی ہے۔میرؔ ہوں یا غالبؔ ہوں یا اقبالؔ ہوں یا راشدؔ ہوں یا میراجیؔ اور مجید امجدؔ۔یہ سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور سب ایسے ہیں کہ اُردو ادب کی بیسویں صدی اُن کے نام نامی سے منسوب کی جاتی ہے۔ان کو سمجھنا ہو تو ان کو ان کے پیراڈائم کے اندر رکھ کر ہی سمجھنا ہوگا۔

— یہ اقتباس افتخار عارف کی تحریر "مکالمہ" سے لیا گیا ہے۔

- اس اقتباس میں مصنف نے ادب کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے، آپ کا ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟
- ادب اور تاریخ کے درمیان تعلق کو ظاہر کرنے کے لیے مصنف نے جو مثالیں دی ہیں، آپ کے خیال میں کیا یہ مناسب مثالیں ہیں؟
- مصنف نے اپنے خیالات کو پیش کرنے کے لیے کس اسلوب (تکنیک) کو اختیار کیا ہے؟
- اس اقتباس میں فن کی جو تعریف کی گئی ہے، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ا۔(۲)

حقیقتِ حُسن

خدا سے حُسن نے اک روز یہ سوال کیا — جہاں میں کیوں نہ مجھے تُو نے لازوال کیا
مِلا جواب کہ تصویر خانہ ہے دنیا — شبِ درازِ عدم کا فسانہ ہے دنیا
ہوئی ہے رنگِ تغیّر سے جب نمود اس کی — وہی حسیں ہے حقیقت زوال ہے جس کی
کہیں قریب تھا، یہ گُفتگو قمر نے سُنی — فلک پہ عام ہوئی، اخترِ سحر نے سُنی
سحَر نے تارے سے سُن کر سُنائی شبنم کو — فلک کی بات بتا دی زمیں کے محرم کو
بھر آئے پُھول کے آنسو پیامِ شبنم سے — کلی کا ننّھا سا دل خون ہو گیا غم سے

چمن سے روتا ہوا موسمِ بہار گیا
شباب سیر کو آیا تھا، سوگوار گیا

— علامہ اقبال کی یہ نظم "بانگِ درا" سے لی گئی ہے۔

- شاعر نے اس نظم میں اصل معنوں میں کسے حسین قرار دیا ہے؟
- شاعر نے اپنے خیال کو پیش کرنے کے لیے جو طریقہ کار اختیار کیا ہے، کیا وہ پڑھنے والے کو متاثر کرتا ہے؟
- شاعر نے اس نظم میں جو زبان استعمال کی ہے کیا اس میں آپ کو کوئی خوبی نظر آتی ہے؟
- اس نظم میں آپ کو کیا خوبی نظر آتی ہے؟ کیا آپ اسے خیال اور پیش کش کے اعتبار سے ایک عمدہ نظم کہہ سکتے ہیں۔